https://ataunnabi.blogspot.com/

رسولِ اکرم کی عظمت وشان اور آمد و بعثت کے متعلق

صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کرام اور راھبوں کی پیشین گوئیاں

بنام

ذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم

ابوالحسان صاحبزادہ

محمد طیب رشید صدیقی کیلانی

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان اور آمد و بعثت کے متعلق
انبیاء کرام اور راہبوں کی پیشین گوئیاں

بنام

ذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم
ابو الحسان صاحبزادہ
محمد طیب رشید صدیقی گیلانی

پبلشرز

Click For More Books
Scanned by CamScanner
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب: ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مولف: ابوالحسان محمد طیب رشید صدیقی کیلانی

ناشر: اے جی پبلشرز

سن اشاعت: اکتوبر ۲۰۱۹ء، صفر المظفر ۱۴۴۱ھ

کمپوزنگ: حافظ امیر حمزہ

تعداد: ایک ہزار

ہدیہ: ۶۰ روپے

سیل پوائنٹ:

دارالتبلیغ آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف ضلع گوجرانوالہ

لاہور: مکتبہ برہان القرآن، داتا دربار مارکیٹ

کرمانوالہ بک شاپ، داتا دربار مارکیٹ

راولپنڈی: احمد بک شاپ، کمیٹی چوک

فیصل آباد: والضحیٰ پبلی کیشنز نزد فیضان مدینہ

گوجرانوالہ: مکتبہ قادریہ نزد میلاد مصطفیٰ چوک سرکلر روڈ

مکتبہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالسلام

گوجرہ: مکتبہ عطاریہ قائداعظم روڈ

گجرات: رضا بک شاپ، نزد فوارہ چوک

لالہ موسیٰ: مکتبہ کشمیر، مجید پلازہ حیدری چوک

قلعہ دیدار سنگھ: صدیق بک ڈپو مین بازار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست

۱۔	عرض مرتب	7
۲۔	خطبہ	8
۳۔	تورات میں مذکور اوصاف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	9
۴۔	انجیل میں مذکور اوصاف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	10
۵۔	حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	10
۶۔	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بشارت	10
۷۔	حضرت دانیال علیہ السلام کی بشارت	11
۸۔	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت	13
۹۔	ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تین نشانیاں	14
۱۰۔	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زبانی ایک راہب کی گواہی	14
۱۱۔	یوشع یہودی کی بشارت	15
۱۲۔	ایک راہب کی بشارت	16

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۳۔	ابن الہیبان یہودی کی بشارت	17
۱۴۔	کعب بن لوی کا بشارت دینا	18
۱۵۔	ساموک یہودی کی بشارت	19
۱۶۔	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی زبانی ایک یہودی کی بشارت	20
۱۷۔	بحیرہ راہب کی بشارت	22
۱۸۔	ورقہ بن نوفل کی بشارت	25
۱۹۔	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ورقہ بن نوفل کے پاس	27
۲۰۔	یمن کے کاہن کی بشارت	27
۲۱۔	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی زبانی راہبوں کی بشارتیں	28
۲۲۔	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور پادری	30
۲۳۔	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور موصل کا پادری	31
۲۴۔	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور نصیبین کا پادری	32
۲۵۔	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور عموریہ کا پادری	33
۲۶۔	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور وادی القریٰ	33

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بفیضانِ نظر

مخدوم الاولیاء والعلماء پیر طریقت رہبر شریعت عالمی مبلغ اسلام

حضرت پیر سید محمد عظمت علی شاہ صاحب بخاری

المعروف قبلہ چن جی سرکار دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف

حقیر پُرتقصیر!

محمد طیب رشید صدیقی کیلانی

انتساب:

میں اس مختصر کاوش کو اپنے والد کریم

حضرت علامہ مولانا محمد عبدالرشید صدیقی کیلانی رحمۃ اللہ علیہ

کی طرف منسوب کرتا ہوں۔

اللہ کریم آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین!

دعاؤں کا طالب!

محمد طیب رشید صدیقی کیلانی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عرضِ مرتب

خداوند قدوس نے جتنے بھی انبیاء کرام اور رُسل عظام علیہم السلام مبعوث فرمائے وہ ہر لحاظ سے ممتاز اور منفرد تھے لیکن امام الانبیاء، سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرتبہ تمام نبیوں اور رسولوں سے بڑھ کر ہے۔

ملک کونین میں انبیاء تاجدار
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمتوں اور کمالات کو ماننا ایمان کا حصہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں عشاق رسول اپنے آقا کی عظمت وشان کو مانتے اور آپ کی رفعت کے گیت گاتے رہے ہیں۔ اہل محبت نے اپنے اپنے انداز میں بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عقیدت ومحبت کے گلدستے پیش کیے ہیں۔ سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مقدسہ کے ہر پہلو پہ اتنا کچھ لکھا گیا ہے کہ کائنات میں کسی اور ذات پر اتنا نہیں لکھا گیا۔ اس پر مزید اضافہ شائد ناممکن ہو لیکن محض اپنی سعادت وخوش بختی اور ذخیرہ آخرت بنانے کی نیت سے راقم الحروف نے سرکار کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مبارکہ میں یہ حقیر سا نذرانہ پیش کرنے کی سعی کی ہے۔

ع گر قبول افتد زہے عزو شرف

قارئین کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اگر اس میں کوئی خوبی پائیں تو دعائے خیر سے نوازیں اور اگر کوئی سقم دیکھیں تو مطلع فرمائیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں درست کر دیا جائے۔

دعاؤں کا طالب!

محمد طیب رشید صدیقی کیلانی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خطبہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ!

"اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓىٕثَ......الخ"(الاعراف:۱۵۷)

ترجمہ: "وہ غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان کے لیے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا۔"

یہ آیت اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اگر حضرت سید المرسلین، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احوال واوصاف تورات وانجیل میں لکھے ہوئے نہ ہوتے تو قرآن حکیم میں اس کلام کا تذکرہ یہود ونصاریٰ کو متنفر کرنے کا باعث ہوتا کیونکہ جھوٹ اور بہتان طرازی انتہائی نفرت انگیز ہوتے ہیں اور کوئی عقل مند آدمی ایسی بات نہیں کرتا جو اس کیلئے نقصان کا موجب ہو اور لوگ اس کی بات قبول کرنے سے گریز کریں۔ لہٰذا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تورات وانجیل میں اپنے احوال واوصاف کے ہونے کا ذکر فرمایا تو فی الواقع یہ تورات وانجیل میں نعت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونے کی دلیل ہے اور صحت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نبوت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبردست شہادت ہے۔

ا۔ تورات میں مذکور اوصاف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

صحیح بخاری میں ہے، حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ اوصاف دریافت کیے جو تورات میں مذکور ہیں تو انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم! حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو اوصاف قرآن کریم میں آئے ہیں انہیں میں سے بعض اوصاف تورات میں مذکور ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے پڑھنا شروع کیا! اے نبی! ہم نے تمہیں شاہد و مبشر اور نذیر اور اُمیّوں کا نگہبان بنا کر بھیجا، تم میرے بندے اور میرے رسول ہو، میں نے تمہارا نام مُتَوَکِّل رکھا، نہ بد خلق ہو نہ سخت مزاج، نہ بازاروں میں آواز بلند کرنے والے ہو نہ برائی کو برائی سے دفع کرنے والے بلکہ خطا کاروں کو معاف کرتے ہو اور ان پر احسان فرماتے ہو، اللہ تعالیٰ تمہیں نہ اٹھائے گا جب تک کہ تمہاری برکت سے غیر مستقیم ملت کو اس طرح راست نہ فرما دے کہ لوگ صدق و یقین کے ساتھ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پکارنے لگیں اور تمہاری بدولت اندھی آنکھیں بینا اور بہرے کان سننے والے اور پردوں میں لپٹے ہوئے دل کشادہ ہو جائیں۔

(بخاری شریف ج ۱ ص ۲۸۵، حجۃ اللہ علی العالمین ج ۱ ص ۲۰۷، خصائص الکبریٰ ج ۱ ص ۳۱)

اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر پاک تورات میں بھی موجود تھا اور باقی کتب میں بھی۔

معزز قارئین:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے قبل جن انبیاء کرام علیہم السلام، یہودیوں اور راہبوں نے اور دوسرے لوگوں نے خبریں دیں ان میں سے چند ایک ذکر کی جاتی ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۲۔ انجیل میں ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے انجیل میں اس طرح تذکرہ ہے کہ آپ نہ تُرش رو ہیں اور نہ سخت مزاج نہ بازاروں میں گھومتے ہیں اور نہ بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دیتے ہیں۔ بلکہ معاف کر دیتے ہیں اور درگزر کر دیتے ہیں۔ (خصائص الکبریٰ ج ۱ ص ۳۳)

۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہجرت کا حکم ہوا، تو آپ براق پر سوار ہوئے، براق جس شیریں زرخیز زمین سے گزرتا، ابرہیم علیہ السلام کہتے، جبریل یہاں اترو، وہ کہتے نہیں ابھی نہیں، یہاں تک کہ مکہ پہنچ گئے، تو جبریل نے کہا ابرہیم اُتریئے، فرمایا: یہاں آب ودانہ کچھ نہیں۔ جبریل امین نے کہا: ہاں اک عظیم الشان نبی کا ظہور ہوگا جس کے ذریعے دینِ حق کی تکمیل ہو گی اور فرمایا: اے ابرہیم علیہ السلام آپ کی نسل سے گروہ درگروہ جماعتیں ظاہر ہوں گی، یہاں تک کہ اُمّی نبی تشریف لے آئے گا جو سلسلہ انبیاء کا آخری نبی ہوگا۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ج ۱ ص ۲۲۵)

۴۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بشارت:

حضرت کعب احبار سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں: "میں نے تورات میں پڑھا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو بعثت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت سے آگاہ فرمایا اور پھر موسیٰ علیہ السلام نے اس کی خبر اپنی اُمت کو دی کہ فلاں ستارہ جب حرکت کرے گا اور اپنے مقام سے محوِ خرام ہوگا تو وہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کا وقت ہوگا، یہ بات علمائے بنی اسرائیل کے نزدیک انتہائی مشہور ومعروف تھی۔ (ایضاً ج ۱ ص ۲۶۸)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۵۔ حضرت دانیال علیہ السلام کی بشارت:

کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں ارض بابل سے بنی اسرائیل کے نکالے جانے کا سبب بخت نصر کا خواب تھا۔ (یہ ایک کافر بادشاہ تھا، بابل اس کا پایہ تخت تھا۔ اس نے اگست ۵۸۷ قبل مسیح میں بیت المقدس پر چڑھائی کی اور یروشلم کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ بنی اسرائیل کی حکومت کا خاتمہ کردیا۔ یہودی مرد اور عورتوں کو جانوروں کی طرح ذبح کردیا گیا اور باقی لوگوں کو بابل میں لاکر غلام بنالیا گیا) اس نے ایک بار بڑا خوفناک خواب دیکھا نجومیوں اور جادوگروں کو بلایا خواب سے پیدا ہونے والی اپنی بے چینی ان کے سامنے رکھی اور کہا کہ مجھے اس کی تعبیر چاہیے۔ نجومی کہنے لگے پہلے وہ خواب تو سناؤ۔ کہنے لگا وہ تو بھول گیا ہوں مگر مجھے میرے خواب کی تعبیر چاہیے۔ نجومیوں نے کہا خواب کے بغیر ہم اس کی تعبیر کیسے بیان کرسکتے ہیں؟ اس پر وہ بھڑ گیا اور کہنے لگا میں تمہیں تین دن کی مہلت دیتا ہوں۔ اس خواب کا مقصد بیان کردو، ورنہ تمہاری گردنیں اڑوادوں گا۔ یہ بات لوگوں میں پھیل گئی حضرت دانیال علیہ السلام کو بھی جوان دنوں قید میں تھے یہ خبر پہنچی آپ نے داروغہ جیل سے کہا جو آپ سے محبت رکھتا تھا۔ کیا تم بادشاہ کے ہاں میرا ذکر کرسکتے ہو میں اس کا خواب بیان کرسکتا ہوں۔ اس طرح ممکن ہے، تجھے بادشاہ کی مزید قربت میسر آجائے اور مجھے عافیت مل جائے۔ داروغہ نے کہا مجھے ڈر ہے کہیں بادشاہ کا غضب تجھے ہلاک نہ کرڈالے شائد تم جیل کی سختی سے تنگ آکر اپنی رہائی کا راستہ نکالنا چاہتے ہو؟ اگرچہ میں سمجھتا ہوں کہ بادشاہ کی پریشانی اگر کوئی ختم کرسکتا ہے تو وہ تم ہو۔ حضرت دانیال علیہ السلام نے فرمایا تم میرے متعلق نہ ڈرو، میرا وہ خدا ہے جو میری چاہت پر بقدر حاجت مجھے آئندہ کی اطلاع دیتا ہے۔ داروغہ نے جاکر بخت نصر کو یہ بات بتلائی تو بخت نصر نے آپ کو بلوالیا۔ آپ اس کے پاس پہنچے مگر اسے سجدہ نہ کیا۔ حالانکہ وہاں پر آنے والا سجدہ کرنے کا پابند ہوتا تھا۔ سلطان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے دربار میں موجود تمام لوگوں کو نکل جانے کو کہا اب دربار خالی ہوگیا تو اُس نے حضرت دانیال علیہ السلام کو کہا تم نے مجھے سجدہ کیوں نہیں کیا؟ آپ نے فرمایا میرے اللہ نے مجھے یہ علم اسی شرط پر دیا ہے کہ کسی اور کو سجدہ نہ کروں۔ مجھے ڈر ہے کہ اگر میں نے تجھے سجدہ کیا تو وہ علم جاتا رہے گا۔ اور تم میرے علم سے کچھ استفادہ نہ کرسکو گے۔ نتیجتاً مجھے قتل سے بچنے کیلئے سجدہ نہ کرنا بہتر ہے اور میں نے سجدہ نہ کرکے تم پر عنایت کی ہے کہ تمہاری پریشانی ختم ہو سکے۔ بخت نصر نے کہا میں نے تم سے بڑھ کر اپنے خدا کا باوفا بندہ کوئی نہیں دیکھا اور میں ایسے شخص کو بڑا محبوب رکھتا ہوں۔ اب تم میرا خواب اور اس کی تعبیر بیان کروگے۔ آپ نے فرمایا ہاں تم نے خواب میں ایک عظیم بُت دیکھا ہے۔ جس کے پاؤں زمین میں تھے اور سر آسمان میں اس کا اوپر والا حصہ سونے کا درمیانہ چاندی کا اور نچلا تانبے کا تھا۔ جبکہ پنڈلی لوہے کی اور پاؤں پتھر کے تھے تم اس کی اقامت اور پختگی کو دیکھ کر حیران ہورہے تھے کہ اتنے میں اللہ تعالیٰ نے اُس پر آسمان سے ایک پتھر پھینکا جو اس کے سر پر پڑا اور اُسے پیس کر رکھ دیا۔ اس کا سونا چاندی تانبا، لوہا اور پتھر، یوں باہم مل گئے کہ تمہارے خیال کے مطابق تمام جن وانس مل کر انہیں جدا جدا نہیں کرسکتے۔ پھر تم نے دیکھا کہ وہ پتھر بڑا ہوتا اور پھیلتا جارہا ہے۔ تا آنکہ ساری زمین اس سے بھر گئی اب صرف تمہیں وہ پتھر آسمان ہی نظر آرہا تھا۔ بخت نصر نے کہا سچ کہتے ہو میں نے یہی خواب دیکھا ہے مگر اس کی تعبیر کیا ہے۔ حضرت دانیال علیہ السلام نے فرمایا بت سے مراد مختلف زمانوں میں مختلف اُمتیں ہیں۔ سونے سے مراد موجودہ زمانہ ہے جس میں تم رہ رہے ہو۔ چاندی سے مراد تمہارا بیٹا ہے جو تمہارے بعد بادشاہ ہوگا۔ تانبے سے مراد روم کی طرف اشارہ ہے۔ لوہا فارس ہے اور پتھر سے مراد دو امتیں ہیں، جن پر دو عورتیں حکومت کریں گی ایک مشرقی یمن میں اور دوسری غربی شام میں۔ جو پتھر اس بت پر پڑا وہ دین الٰہی ہے جو آخر زمانہ میں ظاہر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ عرب سے ایک اُمی نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھیجے گا جس کی وجہ سے دوسرے تمام ادیان واُمم کا وہ حشر ہوگا جو اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بت کا ہوا تھا۔ وہ دین اس پتھر کی طرح پھیلتا جائے گا اور ساری زمین پر غالب آ جائے گا۔ یوں باطل کی جگہ حق اور گمراہی کی جگہ ہدایت آ جائے گی، جاہل لوگ علم کی دولت سے تونگر ہو جائیں گے، ضعیفوں کو قوت، ناقصوں کو عزت اور بے کسوں کو نصرت دے دی جائے گی۔ بخت نصر نے کہا جب سے میں نے تخت حکومت سنبھالا ہے آپ سے بڑھ کر کسی نے مجھ پر ایسا غلبہ حاصل نہیں کیا۔

یقیناً آپ سے زیادہ میرا محسن کوئی نہیں، میں آپ کے احسان کا بدلہ دینا چاہوں گا۔
(دلائل النبوت ص ۸۴، ۸۵، خصائص الکبریٰ ج ۱ ص ۵۴)

۶۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت:

ایک دن ایک عورت نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصحاب و حواریوں سے پوچھا کہ تم لوگ ہر دم ہر ساعت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہتے ہو تم لوگوں نے اس سے کیا معجزہ دیکھا ہے؟ یہ سن کر حواریوں نے اس سے کہا کہ حضرت عیسیٰ مسیح رسول خدا ہیں اور وہ خدا کے حکم سے مردوں کو زندہ کرتے ہیں اور اندھے کو بینا کرتے ہیں اور کوڑھی اور لنگڑے کو اچھا کرتے ہیں۔ تب اس عورت نے کہا خوشخبری ہے اس شکم کو کہ جس نے اس کو پیٹ میں رکھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس عورت کی یہ باتیں سُن لیں اور فرمایا کہ خوشخبری تو اس نبی کی اُمت کو ہے جو قرآن پڑھے گی۔ یہ سن کر اس عورت نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ اے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مجھے بتاؤ کہ قرآن کیا چیز ہے؟ ہم نے تو کبھی نہیں سُنا؟ یہ سنتے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن وہ چیز ہے کہ نبی آخر الزمان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر نازل ہوگا چنانچہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہے:

"وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: ''اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرتا ہوں اور اس رسول کی بشارت سناتا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہوگا۔'' (الصف:۶)

ایک روایت میں ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام دنیا میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فرشتوں میں احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھا گیا ہے۔

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ان کی اُمت میں حافظ قرآن بہت ہوں گے اور فرمایا پیغمبر آخرالزمان تشریف لائیں گے اور ان کی شریعت قیامت تک جاری رہے گی۔ (قصص الانبیاء ص ۳۰۲)

۷۔ ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تین نشانیاں:

ایک یہودی نے حضرت عبدالمطلب سے کہا: اے سردار بطحاء! بے شک وہ مولود جس کے بارے میں آپ کو بتایا کرتا تھا، کل پیدا ہوگیا ہے۔ حضرت عبدالمطلب نے فرمایا: ہاں کل ہمارے ایک بچے کی پیدائش ہوئی ہے۔ اس یہودی نے پوچھا: آپ نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودی نے کہا۔ یہ تین نشانیاں ہیں جو اس کی نبوت کی شہادت دیتی ہیں۔ ایک یہ کہ کل اس کا ستارہ طلوع ہو چکا ہے دوسری یہ کہ اس کا نام نامی محمد ہے تیسری یہ کہ وہ ایک سردار گھرانے میں پیدا ہوگا۔ اے عبدالمطلب! بلا شبہ آپ سردار قریش ہیں۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ج ا ص ۲۶۷)

۸۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زبانی ایک راہب کی گواہی:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں شام کی طرف جانے والے تجارتی قافلہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھا یہاں تک کہ آپ سرزمین شام کے بازار بصریٰ میں اترے۔ اس مقام پر بیری کا ایک درخت تھا۔ آپ اس درخت کے نیچے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تشریف فرما ہو گئے جبکہ میں کسی چیز کے متعلق دریافت کرنے کے لیے ایک راہب کے پاس چلا گیا۔ اس راہب نے پوچھا یہ شخص جو بیری کے سائے میں بیٹھا ہے، کون ہے؟ میں نے جواب دیا یہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہیں، اس نے کہا: اللہ کی قسم! یہ تو اس اُمت کے نبی ہیں کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سوائے محمد رسول اللہ کے کوئی اور اس بیری کے نیچے نہیں بیٹھ سکتا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ج ۱ ص ۲۹۳)

۹۔ یوشع یہودی کی بشارت:

سلمہ بن سلامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں بنی عبدالاشہل سے ایک یہودی (مدینہ منورہ میں) ہمارا پڑوسی تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت مبارکہ سے کچھ عرصہ پہلے کی بات ہے کہ ایک بار وہ اپنے گھر سے ہمارے پاس آیا اور بنی عبدالاشہل کی مجلس میں آکر کھڑا ہوا۔ میں ان دنوں بہت چھوٹا تھا، اپنے گھر سے باہر چادر لپیٹے بیٹھا تھا۔ اس نے قیامت، حشر، حساب، میزان اور جنت و نار کا تذکرہ کیا۔ اس کے مخالفین (جن سے بات کر رہا تھا) سب اہل شرک بت پرست تھے، مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر ان کا اعتقاد نہ تھا۔ کہنے لگے عقل سے کام لے! کیا کوئی ایسا جہان ہے جس میں جنت و نار ہو اور لوگ وہاں اپنے اعمال کی جزا، سزا حاصل کریں؟ کہنے لگا اس ذات کی قسم! جس کی قسم ساری دنیا اٹھاتی ہے اس آگ کا عالم یہ ہے کہ اگر تم اپنے گاؤں کے سب سے بڑے تنور کو آگ سے بھر دو پھر مجھے اس میں پھینک کر اوپر سے منہ بند کر دو اور اگلے دن نکال لو تو میں جہنم کی آگ سے بچنے کے لئے ایسے تنور کی آگ برداشت کرنے کیلئے تیار ہوں۔ کہنے لگے تیرا بھلا ہو، اس بات کی کوئی دلیل؟ اس نے مکہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اس طرف سے ایک نبی مبعوث ہوگا۔ لوگوں نے کہا ہم اُسے کب دیکھیں گے؟ اس نے مجھے اپنے گھر سے باہر چادر میں لپٹے دیکھا تو میری طرف اشارہ کر کے بولا اگر اس بچے کی عمر وفا کرے تو یہ اُسے دیکھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سکے گا۔

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نظام شب و روز چلتا رہا تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرما دیا۔ اب وہ ہمارے درمیان موجود ہیں۔ بحمد اللہ ہم ان پر ایمان لے آئے اور وہ یہودی بغض و حسد کی آگ میں جلتا رہ گیا اور ایمان نہ لایا۔ ہم نے اُسے کہا او فلاں! تم ہی وہ شخص ہو جس نے فلاں دن ہمیں یہ سب کچھ کہا تھا؟ کہنے لگا ہاں، مگر "یہ وہ نبی نہیں" اس یہودی کو یوشع کہتے تھے۔

(دلائل النبوت ص ۷۷، الوفا باحوال المصطفےٰ ص ۶۴، حجۃ اللہ علی العالمین ج ا ص ۲۶۱، خصائص الکبریٰ ج ا ص ۵۳)

۱۰۔ ایک راہب کی بشارت:

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں سات سال کا تھا اور اپنے گھر میں تھا، میں جو دیکھتا یاد رکھتا اور جو سنتا ذہن نشین رکھتا۔ ایک مرتبہ ہمارے پاس ثابت بن ضحاک نامی ایک نوجوان آیا اور وہ سنانے لگا کہ بنو قریظہ کا ایک یہودی مجھ سے جھگڑ رہا تھا اور یہ کہہ رہا تھا کہ ایک نبی کی آمد کا زمانہ قریب ہے وہ ایسی ہی کتاب لائے گا جیسی کتاب ہمارے پاس ہے۔ وہ تم سب کو عاد کی طرح تباہ کر دے گا۔ حسان کہتے ہیں کہ جب صبح ہوئی تو میں نے ایسا محسوس کیا کہ جیسے میں خوبصورت محلوں کے اوپر ہوں اور میں نے ایک بلند آواز سنی۔ ایک یہودی مدینہ کی بلندیوں پر چڑھا ہوا تھا۔ اس کے پاس آگ روشن تھی۔ لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے اور پوچھا کیا کہتے ہو۔ کہنے لگا ستارہ طلوع ہو چکا ہے۔ یہ ستارہ اسی وقت طلوع ہوتا ہے جب کسی نبی کی آمد آمد ہوتی ہے اور احمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سوا اب کوئی نبی باقی نہیں رہا۔ لوگ یہ سن کر ہنسنے لگے اور تعجب کرنے لگے۔ (حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے ایک سو بیس سال عمر پائی، ساٹھ سال جاہلیت میں گزارے اور ساٹھ سال اسلام میں)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(خصائص الکبریٰ ج ۱ ص ۵۸، دلائل النبوت ص ۸۷، حجۃ اللہ علی العالمین ج ۱ ص ۲۶۷)

۱۱۔ ابن الہیبان یہودی کی بشارت:

عاصم بن عمرو بنی قریظہ (مدینہ طیبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے قبل یہود کے دو قبائل آباد تھے: بنو قریظہ اور بنو نظیر) کے ایک بوڑھے شخص سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار اس نے مجھ سے پوچھا کیا تم جانتے ہو۔ ثعلبہ بن سعد، اسید بن سعنہ اور اسد بن عبید (جو دور جاہلیت میں بنو قریظہ کے ساتھ تھے اور اسلام میں ان کے سردار بنے) کے اسلام لانے کا سبب کیا تھا؟ میں نے کہا نہیں۔ کہنے لگا شام کا ایک یہودی ابن الہیبان ظہور اسلام سے چند سال قبل ہمارے پاس (مدینہ طیبہ) آیا وہ یہاں رہنے لگا۔ ہم نے کسی اور کو اس سے بہتر نمازیں پڑھتے نہیں دیکھا، جب قحط پڑتا تو ہم اسے دعا کرنے کو کہتے۔ وہ جواب دیتا کہ پہلے ہر شخص ایک صاع (صاع ایک پیمانہ ہے جو تقریباً ساڑھے چار سیر کے برابر ہوتا ہے) کھجور اور ایک مُد (یہ بھی پیمانہ ہے جو دس پاؤنڈ کے برابر ہوتا ہے) جَو صدقہ کرے جب ہم صدقہ دے دیتے تو وہ ہمارے ساتھ میدان میں نکلتا اور دعا مانگ کر اُٹھتا بھی نہ تھا کہ بادل اندھیرا کر دیتے۔ یہ ایک بار نہیں کئی بار ہوا، جب اس کی موت قریب آئی تو کہنے لگا اے گروہ یہود! تم جانتے ہو میں شام جیسا امیر و کبیر ملک چھوڑ کر یہاں افلاس زدہ علاقہ میں کیوں آبسا؟ ہم نے کہا اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ کہنے لگا میں یہاں اس لئے آیا تھا تاکہ اس نبی کا انتظار کروں جس کا ظہور اب قریب ہے۔ اس شہر کی طرف وہ ہجرت کرے گا میری آرزو تھی کہ اس کا دیدار کروں (مگر پیمانہ حیات لبریز ہو گیا) اب تمہیں وہ دور ملنے والا ہے۔ اے یہود! اس رسول پر ایمان لانے میں کوئی قوم تم سے پہل نہ کر جائے اسے اجازت ہو گی کہ اپنے مخالفوں کا خون بہادے۔ بچوں اور عورتوں کو گرفتار کر لے، اس لئے ایمان لانے میں دیر نہ کرنا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور بنی قریظہ کا محاصرہ ہوا تو ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نوجوانوں (ثعلبہ بن سعد رضی اللہ عنہم وغیرہ) نے چیخ کر کہا اے بنوقریظہ! یہ وہی رسول ہے جس کے متعلق ابن الہیبان نے پیش گوئی کی تھی۔ یہود کہنے لگے یہ وہ نہیں توان نوجوانوں نے کہا بخدا! یہ وہی رسول ہے چنانچہ یہ اپنے قلعہ سے نیچے اُتر کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اسلام لے آئے اور یوں اپنے خون اور مال واولاد کو محفوظ کرلیا۔

(دلائل النبوۃ ص ۸۲)

۱۲۔ کعب بن لوی کا بشارت دینا:

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک (یہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسب مبارک میں آٹھویں نمبر پر ہیں) جمعہ کے دن جسے قریش عروبہ کہتے تھے، اپنی قوم کو جمع کیا کرتے اور ان سے یوں خطاب کیا کرتے تھے۔ اے قوم! سنو اور جان لو سمجھو اور خبردار ہو جاؤ، رات تاریک ہے اور دن روشن، زمین بچھونا ہے اور آسمان چھت پہاڑ اس زمین کی میخیں اور ستارے راہنما ہیں۔ پہلے لوگ پچھلوں کی طرح تھے، مرد وعورت اور ہر جوڑا فنا کی راہ پر گامزن ہے۔ صلہ رحمی کرو، قرابت کی حفاظت کرو، اپنے مال بڑھاؤ، کیا کبھی مرنے والا پلٹا ہے، کوئی مردہ قبر سے اُٹھا ہے، آخرت تمہارے سامنے ہے جس کے متعلق تمہارا گمان حقیقت پر مبنی نہیں۔ اپنے حرم کو مزین کرو، اس کی تعظیم کرو، بہت جلد حرم کیلئے ایک عظیم خبر آنے والی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات تشریف لانے والی ہے پھر وہ یہ شعر پڑھتے:

ترجمہ:

دن اور رات کا ہر چکر پہلے سے مختلف ہے۔

اس میں دن اور رات ایک ہی جیسے ہیں۔

ان کا ہر پھیرا نئے سے نئے حادثات رونما کر رہا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مگر ہم پر زمانے نے عظیم الشان نعمتوں کے پردے ڈال رکھے ہیں:

اچانک نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لانے والے ہیں جو ایک نہایت سچے مخبر کی طرح ہمیں خبریں پہنچائیں گے۔ پھر وہ کہتے بخدا! اگر میں اس وقت تک سننے دیکھنے اور چلنے پکڑنے کی صلاحیت رکھتا (زندہ رہتا) تو ان کی اُمت کیلئے اونٹ کی طرح مشقت برداشت کرتا اور ایک جلد منزل مقصود پر پہنچنے والے نوجوان کی طرح تیزی دکھاتا پھر وہ یہ شعر کہتے

ترجمہ: اے کاش میں ان کی دعوت کے وقت موجود ہوتا، جب قبیلہ (قریش) حق کو سرنگوں کرنا چاہے گا۔ (دلائل النبوۃ ص ۹۰، خصائص الکبریٰ ج ا ص ۶۲)

۱۳۔ ساموک یہودی کی بشارت:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب تبع مدینہ منورہ میں آیا اور وادی قناۃ کے کنارے اترا تو علماء یہود کے پاس آدمی بھیجا اور کہا کہ میں اس شہر کو خراب و برباد کرنا چاہتا ہوں۔ حتیٰ کہ یہودیت یہاں جڑ بھی نہ پکڑ سکے اور مذہبی معاملہ فقط دین عرب کی طرف لوٹ کر آئے تو ساموک یہودی نے جو کہ ان سب میں بڑا عالم تھا، تبع سے کہا اے بادشاہ! اس شہر کی طرف اولاد اسماعیل علیہ السلام سے پیدا ہونے والے پیغمبر علیہ السلام ہجرت کریں گے، جن کا مقام ولادت مکہ مکرمہ ہے اور یہ ان کا دار ہجرت ہے اور تو جس مقام پر اب موجود ہے یہاں عظیم قتال ہوگا اور لوگ ہلاک اور زخمی ہوں گے، کچھ اس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب اور کچھ ان کے اعداء ومخالفین۔ تبع نے پوچھا تو اُن کے ساتھ قتال کون کرے گا جبکہ بقول تمہارے وہ نبی ہوں گے۔ (اور انبیاء سے حرب وقتال کی جرأت کوئی دیندار کیسے کرسکتا ہے) تو یہودی عالم نے جواب دیا کہ ان کی قوم کے کفار ومشرک ان پر حملہ آور ہوکر آئیں گے اور یہاں قتال کریں گے۔ تبع نے پوچھا اس پیغمبر آخر الزماں علیہ السلام کا مزار شریف کہاں ہوگا۔ اس نے جواب دیا اسی شہر (مدینہ منورہ) میں تبع نے پوچھا جب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اُن سے قتال کیا جائے گا تو اس کا انجام کیا ہوگا اور کس کا پلڑا بھاری ہوگا۔ ساموک نے بتلایا، کبھی اُن کے حق میں اور کبھی اس کے خلاف اور اس مقام میں جہاں تو موجود ہے، اُن کے غلام و جانثار شہید کئے جائیں گے۔ اس قسم کا قتل ان پر کبھی وارد نہیں ہوا ہوگا پھر انجام کار غلبہ و فتح انہی کی ہوگی۔ حتیٰ کہ پھر ان سے کوئی نزاع و اختلاف کی جرأت نہیں کر سکے گا۔ تبع نے دریافت کیا اُن کے اوصاف و علامات کیا ہیں تو ساموک بولا: وہ درمیانہ قد ہوں گے، نہ بہت دراز قد اور نہ پست قامت، اُن کی آنکھیں سرخ دھاری دار ہوں گی، اونٹ پر سواری فرمائیں گے اور سادہ کھردری چادر استعمال کریں گے، ان کی تلوار (بغرضِ جہاد و اعلاءِ کلمۃ اللہ) اُن کے کاندھے پر ہوگی، وہ اس امر کی پرواہ نہیں کریں گے کہ ان کا مقابل و مخالف کون ہے حقیقی بھائی یا چچا حتیٰ کہ اُن کا دین و مذہب غالب ہو کر رہے گا۔ تبع نے ساموک کی زبانی جب یہ تفصیلات سنیں تو کہا پھر اس شہر کا تباہ کرنا میرے بس سے باہر ہے اور نہ ہی یہ مناسب ہے کہ اس کی خرابی میرے ہاتھوں ہو تب وہ یمن کی طرف لوٹ گیا۔ (الوفا باحوال المصطفٰے ص ۶۵، الخصائص الکبریٰ ج ۱ ص ۶۰، حجۃ اللہ علی العالمین ج ۱ ص ۲۶۲)

۱۴۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی زبانی ایک یہودی کی بشارت:

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک یہودی مکہ شریف میں سکونت پذیر ہو گیا جو کہ منیٰ کے میدان میں مختلف اشیاء کی تجارت کرتا تھا۔ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی رات آئی تو اس نے قریش کی ایک مجلس میں آ کر کہا: کیا آج تمہارے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا ہمیں تو معلوم نہیں۔ اس نے کہا اے گروہ قریش! دیکھو (کہ بچہ پیدا ہوا ہے یا نہیں) اور میری اس بات کو اچھی طرح یاد کر لو جو میں بیان کرنے والا ہوں۔ آج کی رات اس اُمت کے نبی مرسل احمد مجتبیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے ہیں۔ اُس کے کندھوں کے درمیان سیاہی مائل گوشت پارہ ہے جس میں چند بال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں۔ قوم قریش کے وہ افراد جو اس مجلس میں بیٹھے تھے تیزی سے اُٹھے اور وہ اس کی بات پر متعجب وحیران تھے۔ گھر جا کر اپنے گھر والوں سے بات کی تو ان میں سے بعض کو بتلایا گیا کہ آج کی رات حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے اور ان کا نام (اُن کے جدامجد نے) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھا ہے۔ وہ قریشی اس یہودی کے پاس آئے اور کہا ''ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ہم میں آج رات ایک فرزندارجمند کی ولادت باسعادت ہوئی ہے'' تو اس نے پوچھا کہ میرے بتلانے کے بعد یا اُس سے قبل انہوں نے کہا اس سے قبل اور اس کا نام احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے تو اس نے کہا مجھے بھی وہاں لے چلو، وہ قریشی اس کو ساتھ لے کر چلے۔ حتیٰ کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے در دولت پر حاضر ہوئے۔ آمنہ رضی اللہ عنہا نے اپنا لختِ جگر نورِ نظر اُن کو دکھایا اور یہودی نے اپنی بیان کردہ علامت یعنی کندھوں کے درمیان سیاہی مائل گوشت پارہ جس پر چند بال تھے دیکھی تو بیہوش ہو گیا پھر ہوش میں آیا تو لوگوں نے کہا افسوس ہے تجھ پر تجھے کیا ہوا ہے۔ تجھے ایسی مقدس ہستی کی زیارت سے خوشی ہونی چاہیے تھی تو اس طرح رنج والم کے نیچے دبا کیوں دکھائی دیتا ہے۔ اس نے کہا میرے غم واندوہ کی وجہ یہ ہے کہ نبوت بنی اسرائیل سے نکل گئی اور آسمانی کتاب بھی اُن کے ہاتھ سے نکل گئی اور یہ ہماری کتابوں میں لکھا ہے کہ یہ پیغمبر یہود کے جمود واستکبار اور حسد وعناد کی بناء پر ان کو قتل کریں گے اور اُن کے علماء بھی تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ عرب نبوت و رسالت کے ساتھ بہرہ ور ہو گئے۔

اے جماعت قریش کیا تم اس خبر سے خوش ہوئے یا نہیں؟ آگاہ رہو بخدا! وہ تمہیں ان بلندیوں تک پہنچائیں گے، جن کی خبر مشرق و مغرب تک پھیلے گی۔

(الوفا باحوال المصطفیٰ ص ۶۶، مواہب لدنیہ ج ا ص ۹۹، حجۃ اللہ علی العالمین ج ا ص ۲۶۸)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۵۔ بحیرہ راہب کی بشارت:

قریش نے شام کی طرف تجارتی قافلہ بھیجنے کا اجتماعی فیصلہ کیا اور بغرض تجارت بہت سامان جمع کیا۔ابو طالب بھی رخت سفر باندھنے لگے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منتظر رہے کہ آیا وہ مجھے بھی ساتھ لے کر جاتے ہیں یا نہیں؟ ابو طالب محسوس کر گئے اور اُن کا دل بھر آیا۔ کہنے لگے کیا تم بھی جاؤ گے تو چلو تیاری کرو تو آپ کے چچاؤں اور پھوپھیوں نے کہا ابو طالب اس عمر کے بچے کو ساتھ نہیں لے جانا چاہیے۔ آفات سفر اور حوادث زمانہ سے بے خوف نہیں رہنا چاہیے۔ ابو طالب نے کہا اے بھتیجے! تم شائد اس لئے روتے ہو کہ میں تمہیں ساتھ نہیں لے جاؤں گا۔ فرمایا ہاں، ابو طالب نے کہا میں تمہیں کبھی خود سے جدا نہیں کر سکتا۔ تم میرے ساتھ ہی چلو گے۔ چنانچہ قافلہ روانہ ہوا اور بصرہ جا پہنچا۔ وہاں اپنے عبادت خانہ میں ایک راہب رہتا تھا جسے بحیرہ کہتے تھے۔ عیسائی علماء اس کے معبد میں آ کر درس کتاب لیا کرتے۔ اس سے قبل قریشی قافلے متعدد بار بحیرہ کے پاس آ چکے تھے کیونکہ یہ قافلہ اس کے معبد کے پاس اُترا کرتے تھے۔ مگر بحیرہ نے کبھی اس سے بات نہ کی تھی مگر اس مرتبہ جو قافلہ آیا تو اس نے ان سب کو کھانے پر بلا لیا کیونکہ جب یہ لوگ پہنچے تو بحیرہ دیکھ رہا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک بدلی سایہ فگن ہے پھر جب آپ درخت کے نیچے بیٹھ گئے تو بدلی درخت پر سایہ ڈالتی رہی: فتهصرت اغسان الشجرة عليه النبی صلی الله عليه واله وسلم حتیٰ استظل

اور یہ بھی دیکھا کہ درخت کی ٹہنیاں آپ پر جھکی ہوئی ہیں اور آپ پر سایہ کناں ہیں۔

بحیرہ یہ منظر دیکھ کر نیچے اُترا اور اس نے کھانا تیار کرنے کا حکم دے دیا اور قافلہ والوں کو پیغام بھیج دیا۔ اے گروہ قریش! میں نے تم لوگوں کے لئے کھانا تیار کیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم سے کوئی چھوٹا بڑا ابندہ وآقا رہ نہ جائے۔ سب آئیں، میری عزت افزائی اسی میں ہے۔ قوم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں سے ایک نے کہا اے بحیرہ آج کون سی خصوصیت ہے۔ اس سے قبل تو آپ نے ایسا کبھی نہ کیا تھا۔ کہنے لگا میں تمہاری تعظیم و تکریم کرنا چاہتا ہوں چنانچہ سب اہل قافلہ دعوت پر پہنچ گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کم سن ہونے کی وجہ سے پیچھے چھوڑ گئے۔ آپ درخت کے نیچے بیٹھے سامان کی حفاظت کرنے لگے۔ بحیرہ نے سب مہمانوں کو گہری نظر سے دیکھا مگر جو صفات اسے مطلوب تھیں، کسی میں نہ تھیں، کسی پر بدلی سایہ فگن نہ تھی، باہر دیکھا تو بدلی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں مصروف تھی۔ بحیرہ کہنے لگا اے گروہ قریش! تم لوگوں سے کوئی غیر حاضر نہیں رہنا چاہیے۔ کہنے لگے ایک بچے کے سوا سب آ گئے ہیں وہ سب سے کم سن ہیں۔ کہنے لگا اسے بھی بلاؤ، یہ بری بات ہے کہ سب آ جائیں اور ایک نہ آئے۔ وہ بھی تو تم میں سے ہی ہے۔ کہنے لگے ہاں خدا کی قسم وہ نسب میں ہم سب سے افضل ہے اور اس شخص (ابوطالب) کا بھتیجا ہے۔ اتنے میں حارث بن عبدالمطلب اُٹھا اور کہنے لگا عبدالمطلب کا فرزند پیچھے نہیں رہ سکتا۔ (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابن عبدالمطلب کے نام سے بچپن میں پہچانے جاتے تھے کیونکہ والد اور والدہ کے فوت ہو جانے کے بعد انہوں نے ہی آپ کی پرورش کا ذمہ لیا تھا) یہ کہہ کر وہ گیا اور آپ کو کندھوں پر اُٹھائے لے آیا اور آپ کو کھانا کھانے کیلئے بٹھا دیا۔ بدلی اسی طرح آپ کے سر پر تھی۔ ادھر وہ درخت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چلے جانے کے بعد جڑ سے اکھڑ گیا۔ بحیرہ آپ کو بڑی یکسوئی سے دیکھنے لگا اور اسے اپنی کتاب میں موجود صفات آپ میں نظر آنے لگیں، جب کھانے سے فارغ ہوئے تو بحیرہ آپ کے پاس آ کھڑا ہوا۔ کہنے لگا اے بیٹا میں تمہیں لات وعزیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں آپ نے فرمایا مجھ پر لات وعزیٰ کا کون سا حق ہے۔ مجھے لات وعزیٰ کا واسطہ دے کر مت خطاب کرو، دنیا میں ان سے بڑھ کر مجھے کسی سے نفرت نہیں۔ میں نے تو نفرت اور حقارت کی وجہ سے انہیں کبھی دیکھا بھی نہیں۔ ہاں مجھے اللہ کی قسم دے کر جو چاہو پوچھو۔ اگر جانتا ہوا تو ضرور بتاؤں گا۔ بحیرہ نے کہا "میں آپ سے اللہ کے نام کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ساتھ سوال کرتا ہوں پھر وہ آپ سے سوالات کرنے لگا۔ اس نے آپ کی نیند کے متعلق پوچھا۔ آپ نے فرمایا: ''تَنَامُ عَیْنَایَ وَلَا یَنَامُ قَلْبِی'' میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔ پھر وہ آپ کی آنکھوں میں بسی سرخی کی طرف متوجہ ہو گیا۔ کہنے لگا بتلاؤ یہ سرخی آتی جاتی رہتی ہے یا ہمیشہ رہتی ہے۔ اہل قافلہ کہنے لگے ہم نے تو یہ کبھی غائب نہیں دیکھی۔ بحیرہ نے تقاضا کیا کہ آپ اپنا جبہ اتاریں آپ نے جبہ اُتارا، جب اس نے آپ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی، حجلہ عروسی کے مہرے جیسی تھی تو اسکے سر کے بال کھڑے ہو گئے اور بے اختیار مہر نبوت کو چوم لیا۔ قریش کہنے لگے اس راہب کی نگاہ میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بڑی قدر و منزلت ہے۔ ابو طالب نے یہ دیکھا تو اپنے بھتیجے کے متعلق راہب سے ڈرنے لگے پھر راہب نے ابو طالب سے پوچھا کہ یہ بچہ آپ کا کیا لگتا ہے۔ کہا یہ میرا بیٹا ہے' کہنے لگا یہ تمہارا بیٹا نہیں اور اسکا باپ زندہ نہیں ہونا چاہیے۔ ابو طالب نے کہا یہ دراصل میرا بھتیجا ہے۔ کہنے لگا اس کے والد کا کیا بنا۔ ابو طالب نے جواب دیا کہ ابھی یہ رحم مادر میں تھا کہ اسکا والد فوت ہو گیا۔ کہنے لگا اس کی والدہ کا کیا بنا؟ کہا وہ بھی کچھ عرصہ ہوا فوت ہو گئی۔ راہب نے کہا تم سچ کہتے ہو اس بچے کو فوراً اپنے وطن لے جاؤ، مجھے اس کے متعلق یہود سے ڈر آ رہا ہے۔ بخدا اگر انہوں نے اسے دیکھ لیا یا جو کچھ میں نے اس میں پہچانا ہے وہ پہچان گئے تو اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ کیونکہ تمہارے بھتیجے کو عظیم الشان مقام ملنے والا ہے، جو ہم نے اپنی کتابوں میں پڑھا اور اپنے باپ دادا سے سنا ہے اور اس پر ہم سے مضبوط وعدے لئے گئے ہیں۔ ابو طالب نے پوچھا: ''وہ وعدے تم سے کس نے لئے تھے۔'' راہب ہنس پڑا پھر کہنے لگا اللہ نے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام انہیں لے کر اُترے۔ اس لئے وقت ضائع کئے بغیر اسے وطن واپس لے جاؤ۔ میں تمہاری خیر خواہی چاہتا ہوں کیونکہ یہود چاہتے ہیں کہ وہ مقام انہیں ملے۔ جب انہیں معلوم ہو گا کہ یہ کسی اور کو ملنے والا ہے تو وہ اس سے حسد کرنے لگیں گے۔ کہتے ہیں وہاں کچھ یہودیوں نے آپ کو دیکھ لیا اور آپ کو کسی بہانے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے قتل کرنا چاہا۔ وہ تین آدمی زریر، تمام اور دبیس تھے۔ انہوں نے باہم فیصلہ کیا کہ آپ کو کسی حیلے سے مارا جائے۔ وہ بحیرہ کے پاس آئے اور اپنا ارادہ ظاہر کیا۔ ان کا خیال تھا کہ بحیرہ ان کی رائے پسند کرے گا مگر اس نے انہیں سختی سے منع کیا اور کہا کیا اس میں وہ سب صفات موجود ہیں۔ کہنے لگے ہاں۔

راہب نے کہا پھر تم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ چنانچہ وہ اپنا ارادہ ترک کر کے واپس چلے گئے اور ابوطالب آپ کو لئے نہایت تیزی سے واپس چلے آئے کیونکہ انہیں آپ کے متعلق یہود سے خوف آنے لگا تھا۔

(دلائل النبوت ص ۱۳۹، حجۃ اللہ علی العالمین ج ۱ ص ۲۹۰، شفاء شریف ج ۱ ص ۲۷۰، الوفا با حوال المصطفےٰ ص ۱۶۷)

۱۶۔ ورقہ بن نوفل کی بشارت:

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "پہلے پہل آغاز وحی سچے خوابوں کی صورت میں ہوا اور جو کچھ آپ خواب میں ملاحظہ فرماتے، اس کو بیداری کے بعد صبح کی سفیدی کی طرح واضح طور پر محسوس و معلوم فرما لیتے، پھر آپ کے دل میں خلوت اور گوشہ نشینی کی محبت پیدا کر دی گئی تو غارِ حرا میں تشریف لے جاتے۔ زادِ راہ ہمراہ ہوتا اور چند دن وہاں عبادت میں مصروف رہتے۔ پھر حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے اور دوبارہ زادِ راہ لے کر غارِ حرا کو انوارِ عبادت سے منور فرماتے اور آپ غارِ حرا میں ہی مصروفِ عبادت تھے جب پیغامِ حق آپ کو پہنچا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا 'اِقْرَاْ' یعنی پڑھو" سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔" جبرائیل امین علیہ السلام نے آپ کو سینہ سے لگایا اور اچھی طرح دبایا جتنا کہ آپ برداشت کر سکتے تھے، پھر کہا پڑھئے آفتابِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

"میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔" دوبارہ بغل گیر ہو کر اتنا دبایا جس کے آپ متحمل ہو سکتے تھے۔ پھر چھوڑ کر کہا پڑھیے آپ نے پھر فرمایا میں پڑھنے والا نہیں ہوں، تیسری مرتبہ جبرائیل علیہ السلام نے پھر چھاتی سے لگا کر اتنا دبایا جتنا آپ کی قوت جسمانی سہار سکتی تھی پھر چھوڑ دیا اور عرض کیا:

"اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ، خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ، اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ، عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ" (العلق:۱۔۵)

پڑھو اپنے رب کے نام سے۔ جس نے پیدا کیا۔ آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم، جس نے قلم سے لکھنا سکھایا، آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہدایت کے ان انوار کے ساتھ اپنے گھر تشریف لائے تو (ثقل وحی اور عظیم ذمہ داری کا بوجھ سر پر آ جانے کی وجہ سے) جسم اقدس پر لرزہ طاری تھا اور گردن مبارک اور کندھوں کا درمیانی گوشت تھر تھرا رہا تھا (اور سردی محسوس ہو رہی تھی) جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو فرمایا مجھے چادر اوڑھاؤ، مجھ پر چادر ڈالو، آپ کو چادر زیب تن کرائی اور حالت اضطراب ختم ہوئی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: "میرے ساتھ یہ معاملہ پیش آیا ہے، مجھے تو خوف وخشیت کا احساس ہونے لگا ہے، انہوں نے عرض کیا ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا (کہ آپ جیسی شخصیت کو اللہ تعالیٰ بے یار و مدد گار چھوڑ دے یا اور کوئی آپ کو تکلیف پہنچا سکے) بلکہ آپ کیلئے مبارک باد ہو اور خوشخبری ہو۔ اللہ تعالیٰ ہرگز آپ کو شرمندہ اور لوگوں کی نظروں میں حقیر نہیں ہونے دے گا۔ کیونکہ آپ صلہ رحمی فرماتے ہیں، ہر بات میں سچائی اور صداقت سے کام لیتے ہیں۔ لوگوں کے بوجھ اٹھاتے ہیں، مہمانوں کی میزبانی فرماتے ہیں اور مصائب ومشکلات میں گھرے ہوئے لوگوں کی مدد فرماتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ورقہ بن نوفل کے پاس:

پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کو ساتھ لے کر ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں۔ وہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچازاد بھائی تھے، جنہوں نے نصرانی مذہب اختیار کر لیا تھا اور وہ انجیل کا عربی زبان میں ترجمہ کر کے لکھتے تھے مگر اس وقت بہت عمر رسیدہ تھے اور بینائی سے محروم ہو چکے تھے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا اے چچازاد بھائی! اپنے اس برادر زادہ سے حقیقت حال سنو (اور اپنی رائے سے آگاہ کرو) چنانچہ انہوں نے آپ سے دریافت کیا کہ تمہیں کیا دکھائی دیتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سارا واقعہ بیان فرمایا تو ورقہ بن نوفل نے عرض کیا یہ تو وہی فرشتہ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا، اے کاش میں اس وقت جوان اور توانا ہوتا، اے کاش! میں اس وقت زندہ ہوتا جبکہ آپ کو قوم قریش مکہ مکرمہ چھوڑنے پر مجبور کر دے گی، آپ نے پوچھا کیا وہ مجھے یہاں سے نکالیں گے؟ انہوں نے عرض کیا ہاں، جو شخص بھی ان تعلیمات اور احکام کو لایا ہے، قوم کی طرف سے اس کے ساتھ عداوت و دشمنی کی گئی ہے اگر آپ کے وہ ایام میرے مقدر میں ہوتے تو میں ضرور آپ کی امداد و نصرت اور خدمت گزاری کی ہر ممکن کوشش کرتا۔

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۹۷۴، الوفا باحوال المصطفےٰ ص ۱۹۷، صحیح مسلم ج ۱ ص ۸۸، البدایہ والنہایہ ج ۳ ص ۱۷)

۱۷۔ یمن کے کاہن کی بشارت:

ابن اسحاق کہتے ہیں کہ ان سے علی بن نافع الجرشی نے بیان کیا کہ جب وہ یمن میں رہتے تھے تو اس زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کے بارے میں سارے عرب میں چرچے عام تھے۔ چنانچہ انہوں نے کچھ اور لوگوں سے مشورہ کیا اور انہیں ساتھ لے کر ایک قریبی پہاڑ کے دامن میں پہنچے۔ جہاں ایک کاہن رہا کرتا تھا۔ ان کا ارادہ تھا کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کاہن سے اس کے بارے میں دریافت کریں گے لیکن وہ لوگ ابھی وہاں پہنچے ہی تھے کہ انہوں نے دیکھا کہ وہ کاہن پہاڑ سے خود ہی اُتر کر نیچے آ رہا ہے۔ علی بن نافع کہتے ہیں جب اس کا اور ہمارا تقریباً ایک کمان کے مساوی فاصلہ رہ گیا تو اس نے ہمیں آواز دے کر اپنے پاس بلایا، اس وقت آفتاب طلوع ہو رہا تھا، پہلے تو وہ کاہن آفتاب کی طرف منہ کر کے کچھ دیر خاموش کھڑا رہا، پھر اپنا منہ اُٹھا کر چند لمحوں کیلئے آسمان کی طرف دیکھا پھر ہماری طرف منہ کر کے بولا: لوگو! اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب کو طیب و طاہر کر کے اور انہیں مکرم و معظم بنا کر نبوت سے سرفراز بنا دیا ہے، ان کا ظہور تمہیں لوگوں میں عنقریب ہونے والا ہے، علی بن نافع الجرشی کہتے ہیں کہ اس کاہن نے اتنا کہا اور پھر پہاڑ کی طرف منہ کر کے اوپر چڑھتا چلا گیا۔ (البدایہ والنہایہ ج ۲ ص ۶۰۵، ابن اسحاق ص ۱۶۳۔۱۶۴)

۱۸۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی زبانی راہبوں کی بشارتیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے اپنی داستان ایمان مجھے یوں بتائی کہ میں فارس کا باشندہ تھا، میرا باپ بستی کا ایک کسان تھا، وہ مجھ سے شدید محبت کرتا تھا، حتیٰ کہ اس نے مجھے گھر میں اس طرح رکھا جس طرح لڑکیوں کو رکھا جاتا ہے، میں نے آتش پرستی میں بہت محنت کی حتیٰ کہ میں اس منصب پر فائز ہو گیا جو آگ جلاتا ہے اور ایک لمحہ کیلئے بھی اس کو بجھنے نہیں دیتا تھا۔ میرا والد بہت زیادہ زمین کا مالک تھا، ایک دن وہ اپنی کسی عمارت کی تعمیر میں مصروف تھا اس نے مجھ سے کہا اے میرے نور نظر! آج میں اس عمارت کی تعمیر میں مشغول ہوں، تم زمین کی طرف جاؤ اور وہاں فلاں کام کر آؤ لیکن وہاں زیادہ دیر نہ لگانا۔ اگر تم نے وہاں زیادہ دیر لگائی تو پھر مجھے زمین سے زیادہ تمہاری فکر پڑ جائے گی۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”میں اسی مقصد کیلئے اپنے گھر سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

روانہ ہوا، راستے میں عسائیوں کا ایک کنیسہ (گرجا) تھا جب میں وہاں سے گزرا تو مجھے ان کی آوازیں سنائی دیں وہ وہاں نماز ادا کرنے میں مشغول تھے کیونکہ میرے والد نے مجھے گھر میں ہی رکھا تھا، اس لئے میں لوگوں کے حالات سے واقف نہ تھا، جب میں نے عیسائیوں کی آوازیں سنیں تو میں گرجے کے اندر چلا گیا تاکہ مشاہدہ کرسکوں کہ وہ اندر کیا کر رہے ہیں جب میں نے ان کی نماز کو دیکھا تو مجھے بڑی عجیب لگی۔ میری توجہ عیسائیت کی طرف ہوگئی، میں نے دل میں کہا خدا کی قسم! یہ دین اس دین سے کہیں بہتر ہے جسے ہم نے اپنا رکھا ہے۔ پھر میں شام تک وہیں بیٹھا رہا، میں نہ تو والد کی زمین کی طرف گیا اور نہ ہی مجھے اس کا خیال آیا، میں نے عیسائیوں سے پوچھا اس دین کا سرچشمہ اور منبع کہاں ہے؟

انہوں نے کہا: ''شام میں'' میں اپنے والد کے پاس گیا، اس وقت تک اس نے میری تلاش میں اپنے چند آدمی بھیج دیئے تھے۔ اس کے تمام معاملات رکے پڑے تھے جب میں اس کے پاس گیا تو اس نے کہا اے میرے نورِ نظر! تم کہاں تھے؟

کیا میں نے اس کے متعلق تم سے پختہ عہد نہیں لیا تھا؟ میں نے اپنے باپ سے کہا اے والد محترم! میرا گزر ایسے لوگوں سے ہوا جو اپنے گرجے میں نماز ادا کر رہے تھے، مجھے ان کے دین میں دلکشی نظر آئی، قسم بخدا! پھر میں غروب آفتاب تک ان کے ہاں ہی ٹھہرا رہا۔

میرے باپ نے مجھ سے کہا: ''اے میرے لختِ جگر! ان کے دین میں کوئی بھلائی نہیں ہے، تیرا اور تیرے آباء کا دین اس دین سے کہیں بہتر ہے، میں نے کہا نہیں ابا جان واللہ! وہ دین ہمارے دین سے عمدہ ہے۔ میرا یہ نقطۂ نظر سن کر میرا والد مجھ سے خوفزدہ ہوگیا، اس نے میرے پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر مجھے گھر میں قید کر دیا۔

سفرِ شام:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اپنی داستان جاری رکھتے ہوئے فرماتے ہیں'' پھر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں نے عیسائیوں کی طرف یہ پیغام بھیجا' اگر شام سے کوئی قافلہ تمہارے پاس آئے تو مجھے اطلاع دینا' کچھ عرصہ بعد شام کے تاجروں کا ایک قافلہ وہاں آیا' لوگوں نے مجھے اس کی آمد کی اطلاع دی' میں نے انہیں دوبارہ پیغام بھیجا کہ جب وہ اہل قافلہ اپنا سامان فروخت کر کے واپس جانے لگیں تو مجھے بتانا' جب عیسائی تاجر اپنا سامان فروخت کر کے واپس جانے لگے تو عیسائیوں نے مجھے بتایا'' میں نے پاؤں سے بیڑیاں نکال دیں اور ان کے ہمراہ ملکِ شام کی طرف چلا گیا' شام پہنچنے پر میں نے ان تاجروں سے پوچھا'' اس دین کا سب سے بڑا عالم کون ہے؟''

انہوں نے بتایا کہ فلاں گرجے کا پادری سب سے بڑا عالم ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور پادری:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں پادری کے پاس آیا اور اس سے کہا: میں اس دین میں رغبت رکھتا ہوں' میں تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں' میں اس گرجے میں تمہاری خدمت کروں گا' تم سے علم حاصل کروں گا، اس نے کہا ٹھیک ہے تم میرے ساتھ رہو، چنانچہ میں اس کے ساتھ رہنے لگا' وہ پادری ایک بُرا انسان تھا' وہ لوگوں کو صدقات و خیرات کا حکم دیتا تھا' راہِ خدا میں خرچ کرنے کی ترغیب دلاتا مگر ان سے مال و دولت اکھٹی کر کے اپنے لئے جمع کر لیتا اور مساکین میں تقسیم نہ کرتا۔ حتیٰ کے اس نے سونے اور چاندی کے گھڑے بھر لئے تھے۔

مجھے اس کے اس برے کام پر بڑا غصہ آتا۔ (بالآخر) وہ پادری مر گیا' تمام عیسائی اس کی تجہیز و تکفین کیلئے جمع ہوئے' میں نے ان سے کہا تمہارا پادری ایک غلیظ انسان تھا' یہ تمہیں صدقات کا حکم دیتا' تمہیں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے پر اکساتا' جب تم اپنا مال و ثروت اس کے پاس لے کر آتے تو یہ اسے اپنے لئے جمع کر لیتا اور ان میں سے کوئی چیز بھی مساکین میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تقسیم نا کرتا۔

لوگوں نے پوچھا "تمہیں اس کا علم کیسے ہوا؟" میں نے انہیں کہا "میں تمہیں اس کا جمع شدہ خزانہ دِکھاتا ہوں" میں نے انہیں وہ جگہ دکھائی جہاں پادری دولت وثروت کو جمع کرتا تھا' انہوں نے وہاں سے پانچ گھڑے نکالے جو سونے اور چاندی سے بھرے ہوئے تھے' جب انہوں نے پادری کا یہ دھوکا اور فریب دیکھا تو انہوں نے کہا اللہ کی قسم! ہم اس بد بخت کو دفن نہیں کریں گے' انہوں نے اسے سولی پر لٹکایا' اس پر پتھروں کی بارش برسادی پھر ایک اور شخص کو اسی کی جگہ پادری نامزد کر دیا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! اس سے زیادہ عبادت گزار تارک الدنیا اور شب و روز کے افعال کا پابند شخص میں نے نہیں دیکھا ، میں اس سے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے محبت کرنے لگا۔ اتنی شدید محبت مجھے پہلے کسی سے نہیں تھی میں ایک عرصہ اس کے ساتھ رہا جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں نے اس سے کہا اے فلاں! میں نے عرصہ دراز تیرے ساتھ گزارا' دل کی اتھاہ گہرائیوں سے تیرے ساتھ پیار کیا' اب تیرا آخری وقت قریب ہے' اب تو مجھے کوئی وصیت کر اور بتا کہ اب میں کس کے پاس جاؤں ۔ اب تو مجھے کس بات کا حکم دیتا ہے اس نے مجھ سے کہا "اے میرے بیٹے! قسم بخدا! آج میں ان خصوصیات کا حامل کسی انسان کو نہیں پاتا جو مجھ میں تھیں' اب تو لوگ تباہ ہو چکے ہیں' وہ تبدیل ہو چکے ہیں' انہوں نے مذہب کو بھی چھوڑ دیا ہے مگر موصل میں ایک شخص ہے وہ انہی اوصاف سے متصف ہے' میرے بعد اس کے پاس چلے جانا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور موصل کا پادری:

آپ فرماتے ہیں: "جب وہ پادری مر گیا تو اسے دفنانے کے بعد میں موصل کے پادری کے پاس چلا گیا' میں نے اس سے کہا: اے فلاں! فلاں پادری نے مجھے تمہارے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ساتھ رہنے کی وصیت کی ہے، مجھے یہ بھی بتایا ہے کہ تم بھی انہی صفات سے مزین ہو' جن سے وہ آراستہ تھا' اس پادری نے مجھے اپنے پاس رہنے کی اجازت دے دی' میں اس کے ساتھ رہنے لگا۔ وہ بھی سابقہ پادری کی طرح عمدہ اوصاف کا حامل تھا، کچھ مدت بعد وہ بھی مر گیا' جب اس پر نزع کی کیفیت طاری ہوئی تو میں نے اس سے کہا اے فلاں! فلاں پادری نے مجھے تمہارے پاس آنے کی وصیت کی تھی اور تمہارے ساتھ ٹھہرنے کا حکم دیا تھا۔

اب تم مجھے کس کے پاس جانے کا حکم دیتے ہو اور اپنے بعد کیا کرنے کی وصیت کرتے ہو۔ اس نے کہا اے میرے بیٹے! میں کسی اور شخص کو نہیں جانتا جو ان خوبیوں سے مزین ہو' جن سے ہم مزین ہیں مگر ایک شخص نصیبین میں مقیم ہے وہ انہی خصوصیات کا حامل ہے تم اس کے پاس چلے جاؤ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور نصیبین کا پادری:

موصل کے پادری کو وفات کے بعد میں نصیبین کے پادری کے پاس چلا گیا' میں نے اسے سابقہ دونوں پادریوں کے متعلق بتایا۔ اس نے مجھے اپنے پاس ٹھہرنے کی اجازت دے دی' میں اس کے پاس قیام پذیر ہو گیا' وہ بھی اپنے ساتھیوں کی طرح پاکباز اور نیک انسان تھا پھر اس کی موت کا وقت بھی قریب آ گیا' وقت مرگ میں نے اس سے کہا اے فلاں! فلاں پادری نے مجھے فلاں پادری کے پاس جانے کی وصیت کی تھی۔ فلاں نے مجھے تمہارے پاس آنے کے لئے کہا تھا' اب تم مجھے کس کے پاس جانے کیلئے کہتے ہو۔ اس پادری نے کہا اے میرے بیٹے! میں کسی ایسے شخص سے آگاہ نہیں ہوں جو ان اوصاف کا حامل ہو' جن سے ہم متصف تھے۔ ہاں! سرزمین روم میں عموریہ کے مقام پر ایک ایسا شخص مقیم ہے وہ اسی دین پر کاربند ہے جس پر ہم تھے اگر تم پسند کرو تو میرے بعد اس کے پاس چلے جانا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور عموریہ کا پادری:

نصیبین کے پادری کو دفنانے کے بعد میں عموریہ پادری کے پاس چلا گیا اور اسے اپنے حالات سے آگاہ کیا۔ اس نے کہا میرے پاس ٹھہرو' وہ ایک عمدہ شخص تھا' وہ سابقہ پادریوں کی راہ پر ہی گامزن تھا' میں روزگار میں مشغول ہو گیا' میرے پاس بہت سی گائیں اور بھیڑیں جمع ہو گئیں پھر اس کی وفات کا بھی وقت قریب آیا۔ میں نے اس سے کہا جناب محترم! پہلے میں فلاں پادری کے پاس تھا اس نے مجھے فلاں پادری کے پاس جانے کی وصیت کی پھر فلاں نے مجھے فلاں کے ہاں جانے کیلئے کہا پھر فلاں نے مجھے تمہارے پاس بھیجا۔ اب تم مجھے کس کے پاس جانے کیلئے کہتے ہو۔

اس نے مجھے کہا: اے میرے بیٹے! قسم بخدا! آج میں کسی شخص کو نہیں جانتا جو اس دین پر ہو جس پر ہم کاربند تھے' جن کے متعلق میں تمہیں حکم دوں کہ تم اس کے پاس چلے جاؤ لیکن ایک نبی محترم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کا وقت قریب آ چکا ہے وہ دین ابراہیمی کے ساتھ مبعوث ہوں گے' سرزمین عرب سے ان کا ظہور ہو گا وہ دو سنگلاخ چٹانوں کی طرف ہجرت فرمائیں گے' ان کی چٹانوں کے درمیان نخلستان ہو گا' ان کی علامات اتنی عیاں ہوں گی کہ کسی پر مخفی نہ رہیں گی۔

وہ ہدیہ تناول فرمائیں گے لیکن صدقہ ہرگز نہیں کھائیں گے' اس کے شانوں کے درمیان مہر نبوت ہو گی' اگر تم ان کے شہر تک جانے کی قدرت رکھتے ہو تو ضرور جاؤ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور وادی القریٰ:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اپنی عشق و محبت کی داستان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں'' پھر عموریہ کا پادری بھی عالم بقا کو سدھار گیا' میں عموریہ میں اتنا قیام پذیر رہا جتنا اللہ رب العزت نے چاہا پھر میرے پاس سے بنوکلب کے تاجر گزرے' میں نے ان سے کہا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مجھے عرب کی زمین تک لے چلو میں اس کے عوض اپنی تمام گائیں اور بکریاں دے دیتا ہوں۔ انہوں نے حامی بھر لی میں نے اپنی تمام بکریاں اور گائیں انہیں دے دیں انہوں نے مجھے اپنے ساتھ سوار کر لیا جب وادی القریٰ میں پہنچے تو انہوں نے مجھ پر ظلم کیا اور مجھے غلام بنا کر ایک یہودی کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ اب میں یہودی کے پاس رہنے لگا میں نے کھجوروں کے درخت دیکھے تھے امید ہوئی کہ شاید یہ وہی شہر ہے جس کے اوصاف عموریہ کے پادری نے بیان کئے تھے لیکن میرے دل نے اس کی تصدیق نہ کی اسی اثناء میں کہ میں اس یہودی کے ہاں مقیم تھا کہ اس کا چچازاد بھائی آیا۔ اس کا تعلق بنو قریظہ سے تھا اور وہ مدینہ طیبہ سے آیا تھا۔ اس نے مجھے اس یہودی سے خرید لیا اور مجھے مدینہ منورہ لے آیا۔ قسم اللہ کی! جب میں نے اس شہر خوباں کی زیارت کی تو مجھے اس میں وہ تمام اوصاف نظر آئے جو عموریہ کے پادری نے مجھے بتائے تھے۔ میں وہیں مقیم رہا اس عرصہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظمہ میں قیام پذیر رہے میں غلامی میں مصروفیت کی وجہ سے آپ کا ذکر خیر نہ سن سکا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

اللہ کی قسم! میں اپنے مالک کی کھجوریں توڑ رہا تھا میرا مالک کھجور کے نیچے بیٹھا تھا کہ اچانک اس کا چچازاد آیا وہ میرے مالک سے کہنے لگا: اے میرے چچازاد! اللہ تعالیٰ بنو قیلہ کو ہلاک کرے اب وہ قباء میں جمع ہیں اور ایک ایسے شخص کے ہاتھ پر بیعت کر رہے ہیں جو مکہ سے آیا ہے اور گمان کرتا ہے کہ نبی ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے اپنے مالک کے چچازاد کی بات سنی تو مجھ پر لرزہ طاری ہو گیا مجھے محسوس ہونے لگا کہ گویا کہ میں اپنے مالک پر گرنے لگا ہوں۔ میں اونچی کھجور سے نیچے اترا اور اس کے چچازاد سے کہنے لگا: ابھی تو کیا کہہ رہا تھا؟ ابھی تو کیا کہہ رہا تھا؟ میرا مالک مجھ سے ناراض ہوا۔ اس نے شدید غصہ کی حالت میں مجھے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سخت مکا رسید کیا پھر کہنے لگا تجھے اس مدعی نبوت سے کیا نسبت ہے تو اپنے کام سے کام رکھ۔

میں نے کہا میرا اس سے کیا تعلق ہو سکتا ہے' میں تو صرف تفصیل سننے کا خواہاں ہوں۔

میرے پاس کچھ مال تھا' شام کے وقت میں نے اس مال کو لیا اور بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو گیا۔ میں نے عرض کی مجھے خبر ملی ہے کہ آپ ایک پاکباز آدمی ہیں' آپ کے ہمراہ آپ کے غریب اور حاجت مند ساتھی ہیں' میرے پاس یہ صدقہ کا مال ہے۔ مجھے اور کوئی شخص نہ ملا جو آپ لوگوں سے زیادہ صدقہ کا مستحق ہو۔ میں نے صدقہ کا مال پیش کر دیا' آپ نے اپنے صحابہ کو فرمایا کھاؤ لیکن آپ نے اپنا مبارک ہاتھ کھانے کیلئے نہ بڑھایا۔ میں نے اپنے دل میں کہا علامات نبوت میں سے ایک علامت تو پوری ہو گئی۔ میں واپس چلا گیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبا میں کچھ دن قیام فرمانے کے بعد مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔ میں نے اپنا مال جمع کیا اور بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صدقہ کا مال نہیں لیتے' یہ ہدیہ ہے آپ اسے قبول فرمائیں۔ اسی مال میں سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی لیا اور صحابہ کرام کو بھی اپنے ساتھ لینے کا حکم دیا۔

میں نے دل میں کہا علامات نبوت میں سے دو علامتیں تو بیچ ثابت ہو چکی ہیں' پھر میں تیسری مرتبہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا' اس وقت آپ جنت البقیع میں تشریف فرما تھے آپ کے کسی صحابی کا وصال ہو گیا تھا۔ آپ اس کی نماز جنازہ ادا فرما رہے تھے۔ اس وقت آپ کے جسم پر دو چادریں تھی' آپ اس وقت صحابہ کے درمیان تشریف فرما تھے' میں نے آپ کو سلام عرض کیا پھر میں آپ کی کمر اطہر کو دیکھنے کیلئے گھوم کر دوسری طرف آیا' میں دیکھنا چاہتا تھا کہ آپ کی کمر انور پر وہ مہر نبوت موجود ہے' جس کا تذکرہ میرے ساتھی نے کیا تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہو گیا کہ میں کس وصف کی جستجو میں ہوں جو مجھ سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیان کیا گیا ہے۔ آپ نے اسی وقت اپنی کمر اطہر سے چادر ہٹادی' میں نے مہر نبوت کو دیکھا' اسے پہچان لیا میں جھک کر اسے چھونے لگا۔ میں لگاتار رو رہا تھا' حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا'' آ جاؤ'' میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا اور اپنی غم و عشق سے بھر پور داستان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنادی۔

(اس کے بعد حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرماتے ہیں) اے ابن عباس! میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی حکایت عجیبہ اسی طرح سنائی تھی جس طرح تمہیں سنا رہا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواہش کا اظہار فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام بھی اس واقعہ کو سنیں پھر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ غلامی کی تکالیف میں مبتلا رہے' حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غزوہ بدر اور غزوہ اُحد میں بھی شرکت نہ کر سکے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں'' حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے سلمان! اپنے مالک سے مکاتبت کر لو (رقم دے کر آزاد ہو جاؤ) میں نے اپنے مالک سے اس شرط پر مکاتبت کر لی میں اسے چالیس اوقیہ سونا اور تین سو کھجور کے پودے لگا کر دوں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا:'' اپنے بھائی کی مدد کرو'' صحابہ کرام نے مجھے کھجوروں کے پودے عطا کئے' کسی نے مجھے تین پودے دیئے' کسی نے مجھے بیس کسی نے پندرہ اور کسی نے دس پودے دیئے۔ ہر شخص نے اپنی طاقت کے مطابق میری مدد کی' حتیٰ کہ میرے پاس تین سو پودے جمع ہو گئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' اے سلمان! جاؤ ان پودوں کے لئے گڑھے کھودو جب فارغ ہو جاؤ تو میرے پاس آنا۔ میں اپنے ہاتھوں سے ان گڑھوں میں پودے لگاؤں گا میں نے گڑھے کھودے میرے ساتھیوں نے بھی میری مدد کی۔ فارغ ہونے کے بعد میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تمام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گڑھے کھودے جا چکے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ہمراہ روانہ ہوئے جب ہم اس مقام پر پہنچے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست اقدس کے ساتھ وہاں پودے لگادیے۔ مجھے اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں سلمان کی جان ہے ان میں سے ایک پودا بھی نہیں مرا۔ اس طرح میں نے اپنے مالک کو تین سو پودے لگا کر دیے۔ اب مجھ پر چالیس اوقیہ سونا تھا' حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مرغی کے انڈے کے برابر سونا پیش کیا گیا' آپ نے فرمایا مکاتبت کرنے والے سلمان کا کیا بنا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مجھے بلایا جب میں بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا'' اے سلمان! یہ سونا لے لو اور اپنی مکاتبت کی رقم ادا کرلو' میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اس تھوڑے سے سونے سے اتنی بڑی رقم کیسے ادا ہوگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے لے لو' اللہ تعالیٰ تمہارا تمام قرض اسی سے ادا فرمائے گا۔

میں نے سونا لے لیا' اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں سلمان کی جان ہے' اگر میں اس کا وزن کرتا تو چالیس اوقیہ ادا کرنے کے بعد اتنے ہی باقی بچ جاتے۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ج ا ص ۴۷۲، سیرت ابن ہشام ج ا ص ۱۴۰، معارج النبوت ج ۳ ص ۴۱، الخصائص الکبریٰ ج ا ص ۳۴، روض الانف ج ا ص ۲۸۲، ابن اسحاق ص ۱۶۹)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اظہار تشکر

میں جناب طاہر رزاق ڈھلوں، جناب علی رضا ڈھلوں، جناب محمد ابوبکر ڈھلوں، جناب محمد صائم ڈھلوں، جناب حذیفہ اکرم اور علی برادران کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس رسالے کو چھپوانے میں میری معاونت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ سے ان کو دارین کی بھلائیاں نصیب فرمائے۔ (آمین)

محمد طیب رشید صدیقی کیلانی

مصنف کی دیگر کتب:

۱۔ خواب میں زیارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۲۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

۳۔ مخزنِ فضائل ومسائل

۴۔ امام الانبیاء کا مہینہ

۵۔ مستند سوانح حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ (زیرِ طبع)

۶۔ حضرت کیلیانوالہ شریف سے کربلا معلیٰ تک (زیرِ طبع)

۷۔ علمِ غیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (زیرِ طبع)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسلکِ امام ربانیؒ

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی

مکتوبات شریف کی روشنی میں

[illegible]

[illegible]

محمد باقر علی شاہ

آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف

[illegible]

حضرت علامہ محمد سعید احمد نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

سابق خطیب مسجد داتا گنج بخش لاہور

النور پبلی کیشنز

[illegible]

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَۃِ

ماہِ محرم الحرام اور ماہِ ربیع الاول شریف میں بیان کئے جانے
والے دلچسپ واقعات

خواب میں زیارتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم

ابو الحسان محمد طیب رشید صدیقی گیلانی

پبلشرز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ادارے کی دیگر بہترین کتب

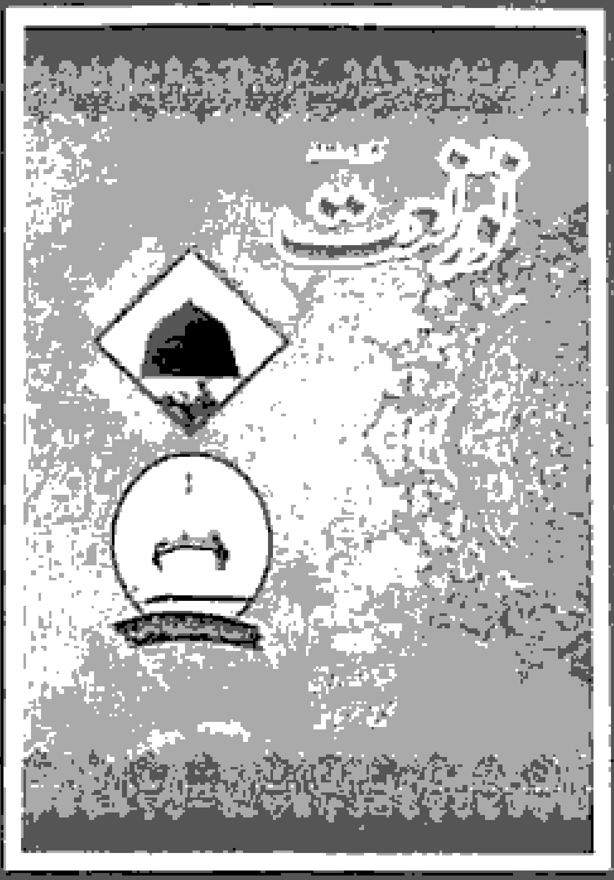

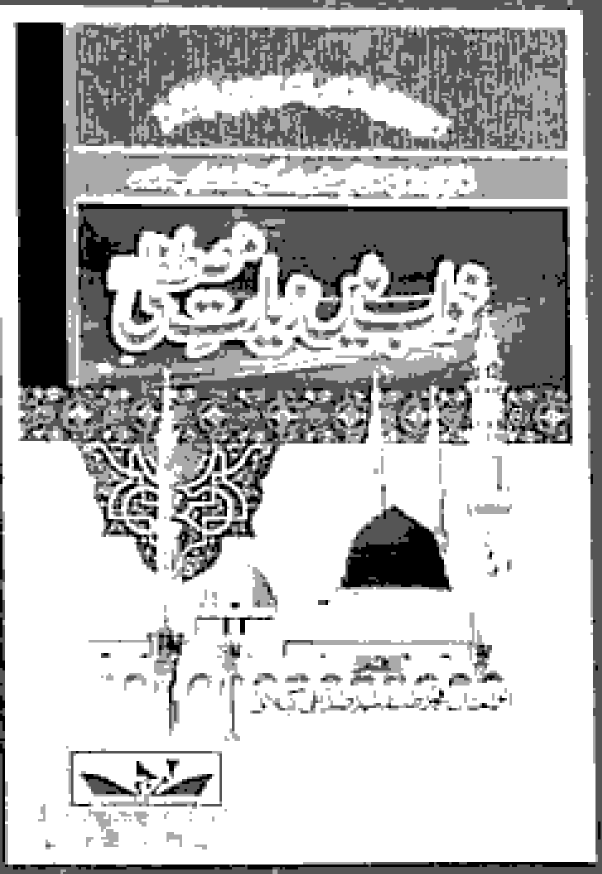

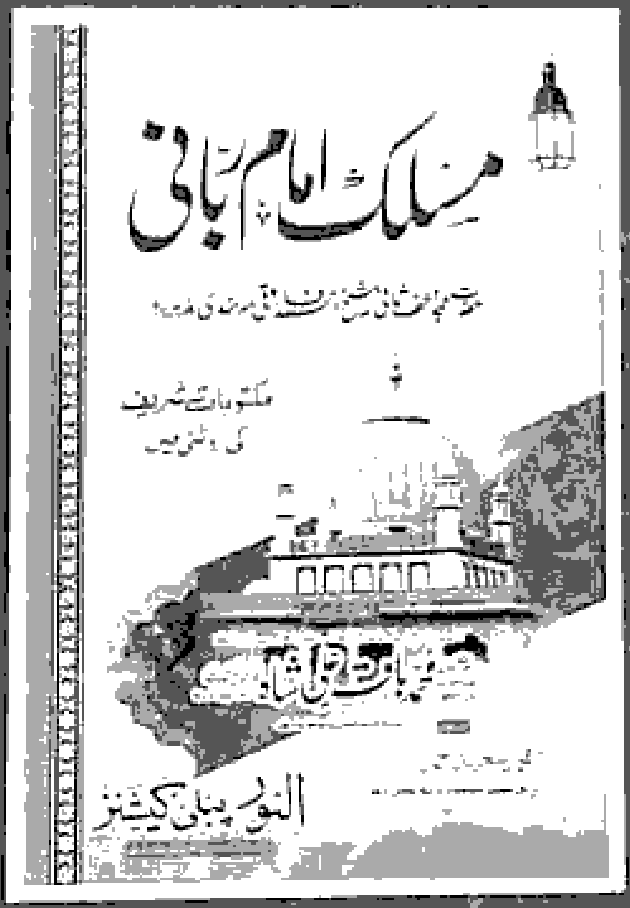

AG Publichers
Lahore, Gujranwala, Pakistan
0345-4872847-0336-1015500

Click For More Books
Scanned by CamScanner
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari